سوال

کیسی بیوی اختیار کرنی چاہیے

جواب

الحمدللہ

جب دنیا کی زندگی آخرت کےلیے ایک مرحلہ شمار ہوتی ہے جس میں آدمی آزمایا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ وہ کیسے اعمال کرتا ہے اور پھر روزقیامت اسے ان اعمال کا بدلہ دیا جائے اس لیے ایک عقلمند مسلمان پر لازم تھا کہ وہ اپنی دنیا میں ہر اس چیز کوتلاش کرنے کی کوشش کرے جواس کی آخرت میں سعادت کا باعث ہو، اور سب سے اہم اور بہتر معاون و مددگار اس کا نیک وصالح وہ ساتھی ہے جس سے وہ اپنے مسلمان معاشرے کی ابتدا کرتا ہے جس میں وہ زندگی گزار رہا ہے، پھر ایک نیک وصالح اور متقی دوست اختیار کرکے ابتدا کرتا ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"تم مومن کے علاوہ کسی اور سے دوستی مت رکھو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4832) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اسے حسن قرار دیا ہے

پھر اس کی انتہاء ایک نیک وصالح بیوی اختیار کرکے کرتا ہے جس میں یہ نشانی پائی جاتی ہو کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں میں ابدی سعادت کی طرف ایک بہتر اور معاون رفیق حیات ثابت ہوگی

اور بیوی کی نیکی کی نشانی زندگی کی ہر شعبہ میں نظر آنی چاہیے:

یہی وہ بیوی ہے جس کے متعلق خیال اور گمان ہو کہ وہ اس کی موجودگی اور غیر حاضری میں اپنے آپ اور اپنی عزت وناموس ہر چھوٹے اور بڑے میں حفاظت کریگی

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

پس نیک وفرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں النساء (34).

یہی ہے جواخلاق حسنہ کی مالک اور بلندادب رکھتی ہو نہ تو اس کی چرب زبانی اور دل کی خباثت جانی جائے اور نہ ہی سوء معاشرت، بلکہ وہ پاکیزہ اور صاف وشفاف دل کی مالک اور اخلاق رکھتی ہو، اور حسن مخاطبہ اور معاملہ میں نرمی رکھنے والی ہو، اور اس سب سے اہم یہ کہ وہ نصیحت کو قبول کرنے والی اور اس کو دل وجان اور عقل سے لے کر عمل کرنے والی ہو ان عورتوں میں شامل نہ ہوتی ہو جو ہر وقت لڑائی جھگڑا اور ریاء کاری اور تکبر کا شکار رہتی ہیں

اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہمیں بنی عنبر کے ایک شیخ نے بتایا کہ کہا جاتا ہے کہ عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں: ایک نرمی رکھنے والی آسانی والی مسلمان عورت اپنے گھر والوں کی زندگی میں معاون بنتی ہے، اور وہ اپنے گھر والوں کے مقابلہ میں زندگی کی معاون نہیں ہوتی، اور دوسری بچے کےلیے برتن ہے اور تیسری طوق ہوتی ہے اللہ تعالی جس کی گردن میں چاہے اس طوق کو بنا دیتا ہے اور جسے

چاہے اس سے دور کردیتا ہے

اور بعض کہتے ہیں :

بہترین عورت وہ ہے جسے دیا جائے تو شکر کرے ، اور جب محروم رہے تو صبر کرے ، اور جب تم اسے دیکھو تو وہ تمہیں خوش کردے ، اور جب اسے حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے

وہی جو اپنے پروردگار کے ساتھ اپنے تعلق کو محفوظ رکھے اور ہمیشہ ایمان و تقوی میں اضافہ کی حرص و کوشش کرتی ہو نہ تو کوئی فرض ترک کرے ، بلکہ نوافل کی حرص رکھتی ہو اور اللہ کی رضامندی کو ہر ایک کی رضا پر مقدم رکھتی ہو

اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"چنانچہ تم دین والی کو اختیار کرو تیرا ہاتھ خاک میں ملے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

نیک و صالح عورت وہی ہے جسے آپ دیکھیں کہ وہ اپنی اولاد کی سچائی کے ساتھ تربیت کرنے والی مربیہ ہے ، انہیں اسلامی تعلیمات سکھائے اور اخلاق و قرآن کی تعلیم دے ، اور ان میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کے لیے بھلائی کی محبت کا بیج بوئے ، اولاد کی دنیا میں اس کا یہی مقصد نہ ہو کہ وہ ایک اونچا مقام اور مرتبہ حاصل کریں اور مال و دولت اور اچھی نوکری اور اچھا سرٹیفکیٹ حاصل کریں بلکہ ان کے لیے اسے تقوی و پرہیزگاری کے اعلی مراتب اور اخلاق و علم کے اعلی درجہ پر فائز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے

اس کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان شخص کو ایسی بیوی اختیار کرنی چاہیے جب اسے دیکھے تو اس کے دل کو سکون ہو اور اس کی موجودگی سے اس کا دل راضی و خوش ہو جائے اور اس کی زندگی اور گھر خوشی و سرور اور فرحت سے بھر جائے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

عرض کیا گیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسی عورت بہتر ہے ؟

تو آپ نے فرمایا :

"وہ عورت جسے تم دیکھو تو وہ تمہیں خوش کردے ، اور جب تم اسے حکم دو وہ تمہاری اطاعت کرے ، اور اپنے نفس اور خاوند کے مال و دولت میں ایسی مخالفت نہ کرے جو خاوند کو پسند نہیں "

مسند احمد (251/2) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (1838) میں اسے حسن قرار دیا ہے

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کیا گیا :

"کونسی عورت افضل ہے ؟

تو انہوں نے فرمایا :

"جو قول میں عیب نہ جاتی ہو، اور مردوں کے مکر کا علم نہ رکھتی ہو، دل کی فارغ ہو اور صرف اپنے خاوند کے لیے زینت اختیار کرتی ہو، اور اپنے گھر والوں کی عزت میں رہتی ہو"

دیکھیں : محاضرات الادباء تالیف راغب اصفھانی (410/1) اور عیون الاخبار تالیف ابن قتیبۃ (375/1).

واللہ اعلم.